WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

بن پیا ماهی ادھوری

از سائرہ طارق عباسی

بن پیاء ماہی ادھوری۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔✍

گاڑی کار پوچ میں پارک کر کے وہ ٹی وی لاونج کے راستے سے تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف۔ بڑھ رہا تھا کے پیچھے سے گونجنے والی ایک آواز نے اسے چونکا دیا

www.novelsclubb.com

کہاں سے آ رہے ہو مسٹر ابتہاج شاہ۔؟

اور آج تو بڑے ہنڈسم لگ رہے ہو سفید قمیض شلوار میں

وہ ٹی وی لاؤنج میں صوفے کے پاس جینز اور ٹاپ میں ملبوس کھڑی جو پچھلے ایک گھنٹے سے ابتہاج شاہ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی ابتہاج شاہ سے مخاطب ہوئی

ابتہاج شاہ اپنا کالر ٹھیک کرتا ہوا مروا کی طرف مڑا۔

میڈم مروا۔۔ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے سنجیدہ لہجہ استعمال کرتے ہوئے ابتہاج شاہ نے مروا کو جواب دیا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے میرے اپنے بہت سے کام ہوتے ہیں۔

اور ویسے بھی مجھے پیچھے سے آواز دے کر بلانے والے بہت اچھی طرح میرے ری ایکشن

کو جانتے ہیں اور میرے خیال سے تم بھی ان میں سے ایک ہو وہ غصیلے انداز میں بولا۔

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا مروا نے اسے ایک بار پھر روکتے ہوئے کہا

مسٹر ابتھاج شاہ

میرے پاس تمھارے لیے ایک سرپرائز ہے

ابتھاج نے اسکی بات سنی ان سنی کر دی اور بغیر پیچھے مڑے اپنے کمرے میں چلا گیا

وہ جانتی تھی کے ابتھاج کا موڈ خراب ہے

وہ طنزا مسکرائی اور ہونٹ دانتوں میں دبائے خود سے ہی بولی۔

کبھی نہیں ٹھیک ہو سکتا یہ کھڑوس ہی رہے گا۔

مروا ابتھاج کی دوست تھی اور ان دونوں کی دوستی کو 4

سال مکمل ہو چکے تھے مروا 4 سال کی دوستی سیلیبریٹ کرنا چاہتی تھی اس لیے وہ
ابتھاج سے ملنے اس کے گھر گئی تھی

www.novelsclubb.com

ابتھاج اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی اپنی کلائی سے گھڑی اتاری اور گاڑی کی چابی

دونوں صوفے پر پھینک دیئے بے چینی اور پریشانی کے عالم میں بیڈ پر آنکھیں بند کر

کے سیدھا لیٹ گیا اور اس کے دماغ میں گونجنے والی آواز جو اسے بری طرح پریشان کر رہی تھی۔۔آج 8 سال بعد مجھے اس کی آواز نے اتنا بے چین کر دیا وہ آواز پھر کیسے لوٹ کر آسکتی ہے میرے روبرو جس کو میں خود جان بوج کر 8 سال پہلے قربان کر چکا تھا پھر اچانک کیوں ایسا کیوں۔۔؟

میں اسے یاد نہیں کرنا چاہتا آنکھوں سے بہنے والے آنسوں پر قابو نا پاتے ہوئے ابتھاج شاہ نے تکیہ آنکھوں پر رکھتے ہوئے

بیڈ پر لیٹے لیٹے اسی آواز کے بارے میں سوچتا رہا اسے ماضی کی بہت سی باتیں یاد آنے لگی اور یہی سوچتے سوچتے اس کی آنکھ لگ گئی۔۔

---

www.novelsclubb.com

رکشے والے کا پٹھان ہونا بھی کسی جبر مسلسل سے کم نہیں وہ غصیلے انداز میں زرنش کی طرف دیکھ کر بولی زرنش جو سر جھکائے چل رہی تھی منہا کی بات پر حیرت زدہ نظروں سے اس نے منہا کی طرف دیکھا اور دوپٹہ ٹھیک کرتے ہوئے بولی

منہا اب یہ کون سا فلسفہ جھاڑ دیا تم نے۔

منہا پسینے میں شرابور حجاب ٹھیک کرتے ہوئے بولی پیدل چل رہی ہوں یہی احسان کافی ہے اس دھرتی پر نظر نہیں آرہی میں آپ کو زرنش نے مسکراتے ہوئے منہا کی طرف دیکھا اور کہا۔۔

ہاں نظر! وہ تو آرہی ہو زرنش نے منہا کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا اور تمھارے ساتھ میں بھی تو پیدل چل رہی ہوں مگر سنو! تمھاری یہ پٹھان اور رکشے والی منطق جو بیان فرمائی تم نے اس کو سمجھنا زرا مشکل لگا بہرحال۔۔

منہا طنزاً مسکرا کر بولی۔

دیکھو بہن۔۔

منہا نے زرنش کو اپنی بات سمجھاتے ہوئے لہجے میں کہا

رکشہ بذات خود ایک بے زار سواری کا نام ہے

اوپر سے اگر اسکا مالک ذات کا پٹھان ہو تو اللہ اندازہ لگا یا جا سکتا ہے کے پیچھے بیٹھا

مسافر اپنی منزل پر پہنچنے تک اپنی قبر کی منزلوں کو ضرور یاد کر لے۔

اب ہمیں ہی دیکھ لو کیسے ایک لمبی بحث کے بعد رکشے والے نے رکشے سے بیچ

راستے میں ہی اتار دیا حد ہے۔

زرا خیال نہیں کیا کہ جوان لڑکیاں ہیں۔

www.novelsclubb.com

منہا اپنے غصے کا اظہار کرتی ہوئی ناجانے کیا کچھ بولتی چلی جا رہی تھی

اور زرنش اسے دیکھ دیکھ کر مسکرا رہی تھی

زرنش نے شرارتی انداز میں منہا کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

ویسے منہا تم غصے میں بھی جوکر لگتی ہو۔

جس پر منہا مزید چڑ گئی اور برداشت کرتے ہوے بس اتنا ہی کہہ پائی

حد ہے بھئی۔

منہا اتنا کہہ کر ارد گرد سڑکوں کا جائزہ لینے لگی جو کسی بھی سواری کی آمدورفت سے خالی تھیں

زرنش، منہا کی طرف دیکھ کر لمبا سانس لے کر

منہا کو سمجھاتے ہوئے بولی

دیکھو منہا اسکی مجبوری تھی آگے محرم الحرام میں نکلنے والے جلوس میں ہونے والی بدامنی اور دہشت گردی کی وجہ سے شہر بھر میں اچانک کیرفیو نافذ ہو گیا ہے اس لیے آگے راستہ بند ہونے کی وجہ سے آگے کوئی رکشہ گاڑی نہیں جا سکتا

اب غصہ ٹھنڈا کرو زرنش نے منہا کو زرا سنبھالا

www.novelsclubb.com

منہا زرنش کی باتوں سے زرا کچھ سنبھلی

مگر منہا نے رکشے والے پٹھان بھائی کی اچھی خاصی تاریخ رقم کرلی تھی

منہا ایسا کرتے ہیں

زرنش نے منہا کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوے کہا

حبیبہ شاہ کے گھر چلتے ہیں اب اکیلے گھر نہیں جا سکتے مجھے تو بہت ڈر لگتا ہے بھئ

منہا نے زرنش کی طرف دیکھ کر اسکی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے ہمیں وہاں ہی جانا چاہیے۔

حبیبہ شاہ زرنش اور منہا تینوں ایم اے اردو کی طالبات تھیں جو اسلام آباد کی

www.novelsclubb.com

معروف یونیورسٹی

Federal Urdu university of art’s, science & Technology

میں زیر تعلیم تھیں اور کلاس فیلوز ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھی دوستیں بھی تھیں۔تینوں فرسٹ ائیر سے ہی اکٹھی تھیں

زرنش طبعیت کی نرم مزاج جبکہ منہا طبیعت کی شرارتی اور گرم مزاج کی تھی جس کی وجہ سے منہا کو کسی بھی حال میں سنبھالنا اونٹ کو رکشے میں بٹھانے کے مترادف تھا

اور حبیبہ شاہ انتہائی خوش مزاج تھی

اس دن حبیبہ شاہ یونیورسٹی نہیں گئی تھی اس لیے ان دونوں نے حبیبہ شاہ کے گھر جانا مناسب سمجھا

دونوں حبیبہ شاہ کے گھر پہنچ گئیں۔

گلی میں داخل ہوتے ہوئے منہا نے زرنش سے کہا اب اگر کسی نے دوزارہ نا کھولا تو بڑی بے عزتی ہو جائے گی اس

www.novelsclubb.com

شہر میں لوگوں کی صبح ہی 11 بجے ہوتی ہے منہا نے شہر کی سوئی ہوئی عوام کا خاصہ

بیان کرتے ہوئے کہا

جس پر زرنش نے ہنستے ہوئے منہا کی طرف دیکھا اور بڑے پر سکوں انداز میں کہا

منہا میڈم کبھی اچھا بھی بول لیا کرو خیر

bell بجاتے ہیں دیکھتے ہیں کوئی تو جاگ ہی رہا ہو گا

bell بجنے کی آواز پر

حبیبہ شاہ کی والدہ نے دروازہ کھولا

دروازے پر حبیبہ شاہ کی والدہ اماں جان کو دیکھ کر دونوں نے سلام کیا

www.novelsclubb.com

سلام کا جواب دینے کے بعد منہا نے نا آو دیکھا نا تاؤ گھر کے اندر داخل ہوتے ہی

حبیبہ شاہ کی والدہ کو

سارے حالات سنا ڈالے

اماں جان جو کے بڑی خاموشی اور تحمل مزاجی کا مظاہرہ کرتے ہوئے منہا کی بات سن رہی تھیں

ابھی منہا بول ہی رہی تھی کی اماں جان نے منہا کی بات کاٹتے ہوئے کہا بیٹا اطمینان رکھیں

اماں جان نے میٹھے لہجے میں کہا خوش آمدید بیٹیو بہت اچھا کیا تم دونوں نے یہاں آکر

چلو آو بیٹھو میں نے کھیر بنائی ہے تم دونوں کے لیے لاتی ہوں حبیبہ اپنے کمرے میں ہے

اماں جان نے سوال کرنے کے بجائے کھیر کی پیش کش کر دی جس پر دونوں کی سانس رواں دواں ہوئی

جی اماں۔۔۔بہت شکریہ

کمرے کی جانب بڑھتی ہوئی زرنش نے کھیر کا نام سن کر جو خوشی کا اظہار کیا

ہائے کھیر نام ہی ایسا ہے کے جیسا بھی موڈ ہو ایک دم فریش ہو جاتا ہے۔زرنش نے کھیر کی تعریف پیش کرتے ہوئے منہا کی طرف دیکھا جو ابھی بھی گم سم ہی تھی

کہتی ہوئی دونوں حبیبہ کے کمرے میں جا بیٹھی

بنا دروازہ کھٹکھٹائے اندر آنے والا کام سوائے منہا کے کوئی اور نہیں کر سکتا

یہ کہتی ہوئی حبیبہ شاہ نے اٹھ کر اندر آتی ہوئیں منہا اور زرنش دونوں کو گلے سے لگا لیا

جن کے قہقہے سارے گھر میں گونجنے لگے

www.novelsclubb.com

ہاں بہن بس حالات ایسے ہیں کے روتے روتے ہنسنے والا دورہ پڑ جاتا ہے

منہا کی بات سن کر حبیبہ شاہ نے ایک زوردار قہقہہ لگایا پاس بیٹھی زرنش نے بھی مسکراتے ہوئے منہا کو کہا پانی پی لو تم نے آج پاکستان کے حالات کا جو جائزہ لیا ہے اس کے مطابق ضرور تم ایک دن کامیاب ہو جاؤ گی۔

زرش نے منہا کو چڑاتے ہوئے قہقہ لگایا

جس پر منہا نے زرنش کی طرف کوشن پھینکتے ہوئے جوابی کاروائی کی

اپنی خوش گپیوں میں مصروف شوخ چنچل سی منہا نہیں جانتی تھی کے اس گھر سے اسے خوشیوں کے ساتھ ساتھ ساری عمر کی تنہائی تحفے میں مل جائے گی

لو جی کھیر آ گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں داخل ہوتی ہوئیں اماں جان نے کہا

ارے اماں آپ کیوں لائی بی طیبہ کہاں ہیں؟

حبیبہ شاہ نے اپنی اماں جان سے ناراضگی ظاہر کرتا ہے کہا

جی بیٹے حالات کی وجہ سے آج وہ بھی نہیں آئیں

اوہ اچھا۔ ! حبیبہ شاہ نے کہا

آپ لوگ کھائیں

جی اماں جی شکریہ

اتنا کہہ کر اماں جان روانہ ہو گئیں

زرنش نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے تھوڑی کھیر منہااور حبیبہ شاہ کو دی

اور خود سارا پیالہ اپنے آگے رکھ لیا جس پر منہا اور حبیبہ شاہ نے انتہائی رونے والی شکلیں بنائیں مگر

www.novelsclubb.com

دوست کے آگے سب ناکام تھا

ٹائم بہت زیادہ ہو گیا ہے ہمیں گھر تک چھوڑ آو کھیر ختم ہوتے ہی حجاب ٹھیک کرتی ہوئی

منہا نے اپنی دوست حبیبہ شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

ہاں منہا! میں ابتہاج بھائی کو اٹھاتی ہوں وہ ہمارے ساتھ چلیں گے

اتنا کہہ کر حبیبہ شاہ ابتہاج شاہ کو اٹھانے چلی گئی

اماں جان آپ بھی چلیں ہمارے ساتھ ایک بار پھر منہا نے شرارت بھرے انداز میں پاس کھڑی اماں جان کو مخاطب کیا

ارے نہیں بیٹا میں نہیں جا سکوں گی

آپ کی والدہ سے ایک بار ضرور ملنے آوں گی ان شاءاللہ

www.novelsclubb.com

ابھی باتیں چل رہی تھیں کے گاڑی کے زوردار ہارن نے سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا

یقیناً ابتہاج شاہ ہی اٹھا ہو گا

اماں جان نے تصدیقی لہجہ استعمال کیا

حبیبہ شاہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اماں جان سے اجازت مانگی

جی اماں جان ہمیں اجازت دیجیے

جی بیٹا فی امان اللہ

جی اماں جان۔۔فی امان اللہ

کہتی ہوئی تینوں گھر سے روانہ ہو گئی

www.novelsclubb.com

3...

موبائل فون پر بجنے والی رنگ ٹون نے ابتہاج شاہ کو نیند کی وادیوں سے بیدار کر دیا

تھا موبائل اسکرین پر آنے والا نمبر مروہ کا تھا

ابہتاج شاہ آنکھیں ملتا ہوا

What the hell

ایک اس کو نہیں پسند کے میں تھوڑا سکون کر لوں ابتھاج شاہ دوبارہ آنکھیں بند کر کے منہ میں بڑبڑاتا رہا

مسلسل فون بجنے کی وجہ سے ابتھاج شاہ کو مروہ پر غصہ آرہا تھا

اسکی نیند کے خراب ہونے کی وجہ مروا تھی۔

کال اٹینڈ کرتے ہوئے اس سے پہلے کے ابہتاج شاہ کچھ کہتا۔۔

مروا نے ایک ہی سانس میں کہا۔

www.novelsclubb.com

مسٹر ابہتاج شاہ

آپ کے نمبر پر کرنٹ لوکیشن سینڈ کر دی گئ ہے لہذا اپنا کسی چوں وچراں کے فورا یہاں پہنچو

اس سے پہلے کے ابتھاج شاہ کوئی جوابی کاروائی کرتا

ساتھ ہی کال کٹ چکی

موبائل بیڈ پر پھینکتے ہوئے وہ دوبارہ لیٹ گیا

ابتہاج شاہ جو کہ سو کر اٹھنے کے بعد بھی اپنے دماغ سے وہ آواز نہیں بھلا پا رہا تھا۔

بوجھل طبیعت کے ساتھ ہمت کر کے اٹھ کر تیار ہونے گا

ہلکے بھورے رنگ کی شرٹ اور کالی پینٹ

کالے رنگ کی ٹائی باندھے ہوئے

خود کو آئینے میں دیکھنے لگا لیکن آج اسے خود کو دیکھ کر کوئی خاص خوشی محسوس نہیں ہو رہی تھی

جو ہمیشہ وہ خود کو آئینے میں دیکھ کر محسوس کیا کرتا تھا

اس کی کلائی میں گھڑی ہمیشہ ہی رہتی تھی

کلائی کی طرف نظر پڑتے ہی اسے یاد آیا کے اس نے گھڑی نہیں باندھی

گھڑی کہاں ہے کہاں رکھ دی ایک منٹ میں اس نے سارا کمرہ تہس نہس کر دیا تھا

پھر اچانک اسے یاد آیا کے اس نے گھڑی صوفے پر ہی اتار کے پھینک دی تھی

ہر مصیبت میرے ہی گلے آ کے ایسے فٹ ہو جاتی ہے جیسے میں نے ان کے ساتھ کوئی بزنس ڈیل کر رکھی ہے

ابتہاج شاہ خود میں ہی غصے میں بڑبڑاتا رہا گھڑی کلائی میں باندھتے ہوئے

سیڑھیاں اترا اسے یاد آیا کے آج وہ اپنی اماں جان سے نہیں ملا تھا

گھر سے روانہ ہوتے ابتہاج شاہ اپنی اماں جان کو سلام کرتا ہوا جاتا تھا

www.novelsclubb.com

معمول کے مطابق وہ اماں جان کے کمرے کی طرف بڑھا جہاں وہ اسے سوئی ہوئی ملیں

بی طیبہ۔۔؟

اماں جان کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا

ابتہاج شاہ۔۔

اپنی اماں جان کی خدمت پر معمور خاتون بی طیبہ سے مخاطب ہوا

جی شاہ محترم اماں جان بلکل ٹھیک ہیں بس ذرا آرام کرنے کا کہہ رہی تھیں تو میں نے سونے دیا

ہمم! ٹھیک ہے آپ دھیان رکھیں جب وہ جاگیں تو میرا بتا دیجیے گا کے میں آیا تھا مگر وہ سو رہی تھیں۔

جی ٹھیک ہے شاہ محترم۔۔۔

www.novelsclubb.com

کہہ کر ابتہاج شاہ گاڑی کی طرف بڑھ گیا

اور مروا کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ گیا۔

4...

کھیتوں میں کیا کر رہی ہو تم منہا۔

یہاں کوئی خزانہ دبا کے رکھا ہوا ہے کیا۔جب بھی آتی ہو تو یہاں نازل ہو جاتی ہو

نفیر شافی نے شرارتی انداز میں منہا کو چڑانے کی کوشش کی

ہاں نفیر شافی صاحب کچھ ایسا ہی سمجھیں نانا کی زمینوں میں خزانہ چھپا ہو

اور تم لوگوں نے چھپا رہنے دیا ہو۔۔

ایسا تو ٹھیک اسی طرح ممکن نہیں جس طرح کشمیر آزاد کروانا اس ملک کے

حکمرانوں کے ہاتھوں ممکن نہیں واللہ۔

منہا نے انتہائی سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے منہ دوبارہ کھیتوں کی جانب موڑ لیا

www.novelsclubb.com

اور ہری بھری ڈالیوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے قدم آگے بڑھانے گی

تو یکایک نفیر شافی نے

گھر کی کھڑکی جو عقب سے کھیتوں کی طرف کھلتی تھی وہاں سے جھانکتے ہوئے منہا کو مزید تنگ کرنے کی کوشش کی

نفیر۔۔۔۔۔۔تو بتاؤ نا کر کیا رہی ہو؟

منہا۔۔۔۔۔۔۔دیکھ رہے ہو کے ویسے ہی چکر لگا رہی ہوں۔

ہرا بھرا سا کھیت مجھے پسند ہے

یہ ہری بھری ڈالیاں میرا ذوق بڑھا دیتی ہیں قدرت کی طرف سبحان اللہ

۔نفیر نے اپنا شرارتی انداز برقرار رکھتے ہوئے کہا

ہاں ویسے کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو مس منہا

www.novelsclubb.com

مگر میں سوچ رہا ہوں تمھارے لیے یہاں کچھ بھینسیں بھی رکھوالوں

اور۔کچھ بکریاں بھی۔جن کو تم چراؤ بھی اور کھیت کی ان ہری بھری ڈالیوں سے مانوس بھی ہوتی رہنا ٹھیک ہے نفیر شافی نے شیخی بگھاڑتے ہوئے کہا

کیا کہتی ہو پھر سارا دن کھیتوں میں رہنا ہل چلاتی رہنا ہمارا بھی بھلا تمھارا بھی بھلا۔

نفیر شافی کے چہرے پر اس بار شرارتی سی مسکراہٹ تھی۔

منہا نے غصے سے نفیر شافی کی طرف اپنی نظریں گھمائیں اور بولی

ہاں ایسا کرو مجھے یہاں ایک گھر بھی بنا کر دے دو میں کھیتوں کے اندر ہی رہ لوں گی تاکہ تم لوگوں کی اوٹ پٹانگ منطق سمجھ سکوں۔

نفیر شافی نے زوردار قہقہہ لگایا وہ منہا کی باتوں کو ہمیشہ انجوائے کرتا تھا

ویسے منہا تم نے جتنا پڑھ لیا ہے نا اس حساب سے تم اب لڑائی بھی بڑی علمی ہی کرتی ہو۔

www.novelsclubb.com

واہ کیا زبردست بے عزتی کر جاتی ہو تم یار اتنی پڑھیں لکھی بے عزتی۔"۔۔ نفیر شافی مزید ماحول کو چار چاند لگا دیئے تھے

اس بار ایک زوردار پتھر رسید ہو چکا تھا منہا کی جانب سے نفیر کی طرف

اور نفیر شافی نے وہ کھڑکی سے تھوڑا باہر ہاتھ بڑھا کر پتھر کیچ کر لیا تھا

رہنے دو بی بی ! اتنی تمھاری جان نہیں ہے

تم سے تو زیادہ وزن اس پتھر کا ہے۔

اتنا کہہ کر نفیر شافی نے وہاں سے دوڑ لگا دی کیونکہ وہ منہا کو اچھا خاصا غصہ دلا چکا تھا

،دوڑتے ہی ذرا رکا

اور پلٹ کر منہا کو دیکھ کر پکاری

!دیکھ منہا

www.novelsclubb.com

یہاں سانپ بھی آتے ہیں خیال رکھنا شیشی بگاڑتا ہوا نفیر شافی منہا کو مزید تنگ کرتا رہا

منہا نے لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اونچی آواز سے نفیر شافی کی بات کا جواب دیا

ہاں ٹھیک ہے اس میں ڈرنے والی کوئی بات نہیں ہے ویسے بھی یہاں رشتوں میں سانپوں کا زہر ملا ہوا ہے

جب اس سے نہیں مرے تو ان سانپوں کے زہر کا کیا اثر ہو گا

منہا نے ایک بار پھر اپنی منطق جھاڑنے کی کوشش کی کے پلٹ کر دور سے نفیر شافی بولا

بس بس بی بی۔۔۔ یہ حقیقت کی دنیا ہے سانپ کا زہر ایک منٹ میں اوپر پہنچا دے گا

تب اوپر جا کر منطق جھاڑنا اپنی

منہا نے ایک بار پھر پتھر سے وار کیا مگر اس بار نفیر شافی بھاگنے میں کامیاب ہو گیا تھا

www.novelsclubb.com

نفیر شافی منہا کا خالہ زاد کزن تھا اور منہا سے ایک سال ہی بڑا تھا ساتھ ساتھ پلے بڑھے اور بچپن کا اکثر حصہ ساتھ گزارنے کی وجہ سے نفیر شافی اور منہا کی آپس میں بنتی تھی اور لڑائی جھگڑا کرنے میں بھی ان دونوں کی خاندان میں مثال قائم تھی۔

یہی وجہ تھی کہ نفیر کے دل میں بچپن سے ہی منہا کے لیے محبت پل رہی تھی

جس کا منہا کو علم نہیں تھا مگر منہا کے دل میں ابتہاج شاہ کی محبت پل رہی تھی

وہ اپنے گاؤں کے کھیتوں میں گھوم رہی تھی ساتھ گنگا رہی تھی

""وہ جو پل بھر کی ہیں رنجشیں""

""۔انھیں بھلاؤ اور لوٹ آ و پیا۔""

www.novelsclubb.com

اسے گنگناتے ہوئے اچھا لگ رہا تھا مگر وہ ماضی کے دائرے میں آج بھی خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی اسے یاد آیا کے آج آٹھ سال بعد پیا کا لفظ اس کی زبان پر آیا اس نے ایک بار پھر پیا کے نام کی غزل دھرائی تھی

وہ ہلکان جسم لیے نم آنکھیں اور گنگناتے لبوں کے ساتھ پاس ہی پڑے ہوئے بڑے سے پتھر پر بیٹھ گی اُور نم آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھنے لگی۔۔

یا خدایا یہ کیسی آزمائش ہے دل ہی دل میں اسے گھٹن محسوس ہونے لگی وہ نہیں چاہتی تھی کے اسکے ماضی کا کوئی لمحہ واپس پلٹ کر آئے مگر ایسا ہو چکا تھا

وہ دیر تک کبھی خود سے اور کبھی خدا سے ہمکلام ہوتی رہی وہ جانتی تھی کے قدرت کا کوئی انوکھا کرشمہ ہو گا۔

www.novelsclubb.com

جو اسے یوں اچانک پیا (ابتہاج شاہ) کی یاد آئی تھی

جس کو اس نے بھول جانے کی دعائیں مانگی تھیں۔

لیکن وہ آج بھی اسی طرح بے بس تھی مگر اسے یہ بار بار محسوس ہو رہا تھا کے یہ احساس بلاوجہ نہیں آیا وہ جو محسوس کر رہی ہے اس کے پیچھے کوئی وجہ ہو گی جسکو سمجھنے کے لیے وہ اپنے ماضی میں نہیں جانا چاہتی تھی

5

ابتسام میاں کیا خبر ہے پھر آج کی

منہا کے والد جعفر علی

منہا کے چچا سے مخاطب ہوتے ہوئے

ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوئے

www.novelsclubb.com

اوہ آیئے بھائی جان خوش آمدید

السلام۔ وعلیکم ابتسام میاں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بھائی جعفر علی کو گلے سے لگایا

وعلیکم السلام میرے شیر بھائی جعفر علی نے والہانہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے بھائی کو سینے سے لگایا

بیٹھیے بھائی قریب لگے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ابتسام میاں نے بھائی کو کہا

ہاں جی بیٹھ تو ہم جاتے ہیں مگر یہ بتاو

جعفر علی نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

کیا دیکھا جا رہا ہے ٹی وی پر

خوش مزاج شخصیت کے مالک منہا کے والد

www.novelsclubb.com

اپنے چھوٹے بھائی سے ملنے

گجرانوالہ گئے

جہاں ابتسام علی اور انکے دو بیٹے اور زوجہ

رہتے تھے۔

کچھ خاص نہیں بھائی جان بس ملکی حالات دیکھ رہا تھا جو آجکل چل رہے ہیں

ابتسام میاں نے بھائی کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

اس سے پہلے کے کوئی سیاسی موضوع چھڑتا

حمیرا بی بی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا

السلام وعلیکم۔! بھائی جان

بھائی جان آپکو دیکھ کر بہت خوشی

ہوئی لیکن اگر آپ سب کو ساتھ لے آتے تو بہت اچھا تھا

www.novelsclubb.com

حمیرا بھابھی نے۔ایک ہی سانس۔میں سارے سوال کرنے کی جرات مندانہ

کوشش کی۔ حمیرا بی بی

کی بات سن کر

جعفر علی مسکرائے اور جواب دیا

فکر کیوں کرتی ہیں آپ بھابھی

کل سب آپ کے پاس موجود ہوں گے مجھے زرا کام تھا اس لیے میں آج نکل آیا باقی سب کل صبح یہاں کے لیے روانہ ہوں گے۔

یہ تو بہت اچھی خبر ہے ہمارے لیے بھائی۔

حمیرا بی بی کے چہرے پر خوشی دیکھ کر جعفر علی زرا اطمینان میں آے

انھیں منہا کی اور سانوی کی دوستی کو لے کر جس طوفان کا ڈر تھا وہ اس ڈر کو لے کر کہیں چھپ جانا چاہتے تھے

www.novelsclubb.com

ابتسام میاں کے گھر میں ایک کمرہ جعفر علی کے لیے مختص کیا گیا تھا جب جعفر علی گجرانوالہ جاتے اسی کمرے میں رہائش اختیار کرتے تھے

ابتسام میاں۔۔۔زرا میری بات سننا

جعفر علی نے کمرے کی طرف جاتے ہوئے ابتسام صاحب کو مخاطب کیا

جی بھائی جان آتا ہوں

ابتسام صاحب نے جوتے پہنے اور جعفر علی کے کمرے کی طرف چل پڑے

جی کہیے بھائی کیا پریشانی ہے آپکو ابتسام نے بھائی کے چہرے پر پریشانی دیکھتے ہوئے تسلی دینے کے انداز میں بیڈ پر بیٹھتے ہوئے سوال کیا

کچھ نہیں ابتسام میاں بس بات ایسی ہے کے سمجھ نہیں پارہا ہوں کیا کروں۔

جی بھائی آپ بتائیں کیا بات ہے جس نے آپکو الجھن میں ڈالا ہوا ہے

ابتسام میاں کی طرف دیکھتے ہوئے جعفر علی نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

ابتسام میاں۔۔۔ بات کچھ ایسی ہے کہ منہا نے ایک ہندو لڑکی کو مسلمان کرنے کی ٹھان لی ہے اور انکی دوستی بھی کافی گہری ہو چکی ہے

جس کی وجہ سے اس ہندو لڑکی کے خاندان والے کافی غصے کا مظاہرہ کر رہے ہیں

اور۔ عین ممکن ہے کے وہ ہم پر کانونی کاروائی بھی کریں

ہم نے جو تربیت اپنے بچوں کی ہے اس کے مطابق منہا بیٹی کچھ غلط نہیں کر رہی ہے

مگر مسئلہ بلکل اس کے بر عکس ہے حالات انتہائی مشکلات کی طرف جاتے نظر آ

رہے ہیں مجھے

منہا کے والد جعفر علی صاحب انتہائی فکر مندانہ سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے

کے مہنا کے چچا ابتسام میاں نے بھائی کی طرف دیکھتے ہوے کہا۔۔

بھائی جان۔۔

ایک ہندو لڑکی کی وجہ سے منہا بیٹی ہم سب کو مشکل میں ڈال تو رہی ہے مگر۔۔

www.novelsclubb.com

مگر۔۔؟ کیا مگر

کوئی حل ہے تمھارے پاس کیا

اس بار جعفر علی پریشانی سے بڑبڑا اٹھے تھے۔

مطمئن رہیے بھائی جان آپ ابتسام میاں نے ایک بار پھر تسلی دیتے ہوے کہا

حل اس کا کیا ہے یہ تو وقت آنے پر ہی معلوم ہو سکے گا

میں بس اتنا جانتا ہوں کے اگر اس ہندو لڑکی کی اپنی رضامندی شامل ہے تو

ہم سب کو مہنا اور اسکی دوست کا ساتھ دینا چاہیے

یہ کوئی عام بات نہیں ہے بھائی جان یہ آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کسی بد

مذہب کو اپنے مذہب کی طرف لانا یہ کوئی عام بات نہیں ہے

آپ تسلی رکھیں حالات جو بھی ہوں گے ہم مل کر سامنا کریں گے

اس بار ابتسام میاں نے جعفر علی کو اپنے اعتماد میں لے لیا تھا

www.novelsclubb.com

ہمم بات تو تمھاری بلکل ٹھیک ہے انھوں نے ابتسام میاں کی۔اے کی تائید کرتے

ہوئے ہکلا سا سر ہلایا

جعفر علی نے ماتھے پر پسینہ صاف کرتے ہوئے بھائی سے کہا مجھے بہت حوصلہ ہوا اس بات سے کے منہا بیٹی واقعی ایک بہادر اور میعاری سوچ کی حامل بیٹی ہے۔

جی بھائی جان اللہ کا بہت شکر ہے

اور آپ نے بہت اچھا کیا سب کو یہاں بلا کر

جلد ہی یہاں حضرت بابا بھڑی شاہ رحمان رحمہ اللہ علیہ کے دربار پر میلہ شروع ہونے والا ہے

سب شرکت کریں گے تو اچھا لگے گا ابتسام میاں نے بھائی جعفر علی کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے انھیں حوصلہ دیا اور مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں حمیرا بھابھی کمرے طرف بڑھتی ہوئی نظر آئیں تو دونوں بھائیوں نے بات کا موضوع بدل لیا کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کے ابھی اس بات کا خاندان میں کسی کو پتہ چلے

حمیرا بی بی نے معذرت کرتے ہوئے کہا

معافی چاہتی ہوں آپ بھائیوں کو ڈسٹرب کر دیا

آجائیے چائے تیار ہے

تینوں نے قہقہ لگایا اور ڈرائنگ روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ابتسام میاں نے بھائی سے کہا

آیئے بھائی چائے تیار ہے باقی باتیں بعد میں کریں گے یہ کہتے ہوئے دونوں بھائی کمرے سے ڈرائنگ روم کہ طرف چل دیئے۔

6

www.novelsclubb.com

محبت کا فلسفہ آج تک نہیں سمجھ پایا میں

جہاں تک میں نے دیکھا ہے یہ ایک بے معنی سا احساس ہے ضرورت تک محدود

ایک جذبہ ہے

اور جو کر لیتا ہے وہ خالی ہاتھ رہتا ہے۔

گاڑی میں بیٹھی ام حبیبہ منہا اور زرنش چپ کر کے ابتہاج شاہ کی بات سن رہی

تھیں کے منہا نے اختلافی لہجے میں

انتہائی بے تکلفانہ انداز اپنا کے جواب دیا

محبت مومن صفت ہوتی ہے یہ کسی کو بھی خالی ہاتھ نہیں چھوڑتی

www.novelsclubb.com

جو کہتے ہیں محبت خالی ہاتھ چھوڑ دیتی ہے وہ غلط کہتے ہیں

محبت دغا بازوں کو راس نہیں آتی جب وہ اپنے غداروں کو راس نہیں آتی تو وہ اسے

مختلف الزامات سے نواز دیتے ہیں

جبکہ یہ بے لوث انعامات سے بھری ہوئی اللہ کی ایک عظیم نعمت ہے

منہا نے ایک لمبا محبت کے نام فلسفہ ارشاد فرمادیا

جس پر زرنش اور حبیبہ شاہ سر پکڑ کر بیٹھ گئیں

تمھارا فلسفہ قابل غور ہے

ابتہاج شاہ نے منہا سے کہا

جو اسوقت گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا

جی میں اکثر قابل غور ہی بات کرتی ہوں

منہا نے فخریہ لہجے میں کہا

www.novelsclubb.com

ہاں جی جی خود کا کہا

کس کو برا لگتا ہے

ابتھاج شاہ طنزا مسکرایا

منہا جسکو کبھی چپ رہنے کی عادت نہیں تھی

جوابی کاروائی کرتے ہوئے ابتہاج شاہ سے مخاطب ہوئی

نہیں شاہ جی اپنا کہا تو مجھے ویسے بھی غلط کیسے لگتا ابھی تو آپ نے۔میرے فلسفے کی تائید کی ہے۔

اور تائید ٹھیک باتوں کی کی جاتی ہے

غلط بات کی تو مخالفت ہوتی ہے۔

منہا نے دھونس جماتے ہوئے اپنی بات کی وضاحت کی

www.novelsclubb.com

اس بار ابتہاج شاہ کے چہرے پر منہا کی بات سن کر مسکراہٹ آ گئی تھی

جی میڈم۔

جیسا آپ کہیں۔

منہا اور ابتہاج بھائی آپ دونوں کو ویسے کوئی ٹاک شو کر لینا چاہیے آپ دونوں محبت کے موضوع پر اچھا بول لیتے ہیں

اس بار ام حبیبہ شاہ نے اپنا حصہ بھی ڈالا

جس کی بات پر سب ہنسنا شروع کر دیا

ہاں ویسے یہ بھی اچھا ہے لائیو لڑائی دیکھنے کا مزہ بھی آئے گا

زرنش نے منہا کو تنگ کرنے کے انداز میں کہا

جس پر منہا نے غصے سے زرنش کی طرف دیکھا اور پھر گاڑی میں سناٹا چاہ گیا تھا

کے ابہتاج شاہ نے ایک بار پھر منہا کو مخاطب کر کے کہا

www.novelsclubb.com

میڈم آپکا گھر آگیا ہے اگر آپ سو نا رہی ہوں تو اتر سکتی ہیں

ابتہاج شاہ بھی منہا کی طرح کچھ شرارتی مزاج کا لڑکا تھا

اسے پہلی بار اچھا لگ رہا ہے اس طرح کسی لڑکی سے بات کرتے ہوئے

جی موصوف بہت شکریہ آپکا

سونا ہی کام ہے ہمارا منہانے جوابی کاروائی کرتے ہوئے کہا

جس پر ابتھاج شانے ماتھے پر حیرت کے بل ڈالتے ہوئے حجاب میں لپٹی منہا کی طرف پہلی بار دیکھا

آوام حبیبہ اور زرنش اندر چلتے ہیں

مہنانے دونوں۔دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جس پر وہ دونوں راضی ہو گئیں

ام حبیبہ اور زرنش گاڑی سے اتر کر گھر کے اندر جانے لگی تو ابتہاج شاہ نے ام حبیبہ کو تاکید کرتے ہوئے کہا کے اسے جلدی جانا ہے لہذا وہ منہا کو اندر چھوڑ کر واپس جلدی آے

www.novelsclubb.com

جس پر منہا نے ابہتاج شاہ کی گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر کھڑی ہو گئی اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کے اب تو آپ کو بھی اندر آنا ہو گا

ارے نہیں میڈم میں لیٹ ہو رہا ہوں آپ ام حبیبہ کو جلدی بھیج دیجئے گا

نہیں !۔۔ منہا کے احتجاجی انداز اپنایا اور ابہتاج شاہ کو گاڑی سے اترنے پر مجبور کر دیا

جس پر ابہتاج شاہ کو اندر جانا پڑا

منہا نے ابہتاج شاہ کو شکریہ کہتے ہوئے ڈرائنگ روم میں بیٹھا دیا خود اندر کمرے کی طرف بڑھ گئی اپنی والدہ کو بتایا کے شاہ جی آئے ہیں جس پر منہا کی والدہ نے اچھا خاصا خوشی کا اظہار کیا اور ابہتاج شاہ سے مل کر کھانا کھا کر جانے کی تجویز پیش کر دی

جس پر ابہتاج شاہ کو مجبوراوہ سب کرنا پڑا جو منہا کہتی چلی گئی

میں یہاں بیٹھ تو گیا ہوں مگر آپ ابھی میرا غصہ نہیں جانتی

ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے اور چہرے پر دکھاوے کا غصہ ظاہر کرتے ہوئے

ابتھاج شاہ نے منہا کو اکڑ دکھاتے ہوئے کہا

جس پر منہا نے اپنی ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ خاندانی اکڑ کا اظہار کرتے ہوئے کہا

غصہ تو ہم ناک پر لیے گھومتے ہیں شاہ صاحب

اسکا ڈر ہمارے دلوں میں نہیں بیٹھنے والا

آپ کوئی اور تجویز سوچ لیں جب تک کھانا تیار ہو جائے گا

کیونکہ یہ میری والدہ کا حکم ہے لہذا آپ یہاں اکیلے بیٹھ کر اپنا حوصلہ آزمائیں

منہا بولتی جا رہی تھی تو ابتھاج شاہ ٹکٹکی باندھے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا

www.novelsclubb.com

پہلی بار کوئی لڑکی اتنی ڈھیٹھائی کے ساتھ ابتھاج شاہ کو جواب دے رہی تھی جو

اسے عجیب بھی لگ رہا تھا اور اچھا بھی

اس کو آج پہلی بار ایسا لگ رہا تھا کے جیسے وہ اپنے جیسے کسی عکس کے روبرو ہوا ہو

WWW.NOVELSCLUBB.COM

منہا نے شرارتی انداز میں کہا اور ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کرتی ہوئی بے پرواہی سے کمرے میں چلی گئی

7---

رام رام آج پھر دیر کر دی میں نے سلونی دوپٹے سے پسینہ صاف کرتی ہوئی کلاس روم میں بیٹھی ہوئی منہا کے پاس آ کر بیٹھ گئی

منہا جو کے اپنے نوٹس پر نظریں جمائے ہوئے اکیلی کلاس میں بیٹھی ہوئی تھی

ارے منحوس ستیاناس ہوان واپڈا والوں کا زندگی کے اور تھوڑے امتحان ہیں سر پر جو انکا لائٹ لے جانے والے امتحان میں بھی ڈال دیتے ہیں

www.novelsclubb.com

منہا نے سلونی کی طرف پانی کی بوتل پیش کرتے ہوئے کہا

حوصلہ رکھو اور پانی پیو

منہا نے محبت بھرا انداز اپنایا اور سلونی کو پانی دیا

سلونی نے پانی پیتے ہوئے ایک گھونٹ کے بعد خود کو روک دیا اور بوتل واپس

منہا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

کے۔۔

رے منہا بی بی!۔

میں نہیں پی سکتی تمھارے گھر کا پانی

تم لوگوں کے مذہب میں تو یہ جائز نہیں ہے نا کے تم لوگ ہمارا جھوٹا پیو۔؟

اتنا کہہ کر سلونی نے نظریں جھکا لی جس پر منہا نے سلونی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور

اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا

www.novelsclubb.com

جھوٹا اور اچھوت کا کوئی کانسیپٹ نہیں ہے ہمارے مذہب میں

لیکن میں نے سنا ہے تم لوگوں کو ہمارے ہندو مذہب سے نفرت ہے تم لوگ شدید

نفرت کرتے ہو ہمارے مذہب سے

سلونی نے منہا کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوے کہا

منہانے سلونی کی طرف مسکرا کر کہا

ہمارا مذہب شرک کو قبول نہیں کرتا بس

اور ہمارے مذہب میں یہ کہیں نہیں بتایا گیا کے انسان کی اہمیت کو مذہب کے ترازو میں تولا جائے

یہ کہیں نہیں کہا کے اگر کوئی تمھارے سامنے بھوکا ہے اور ہندو ہے اسے بھوکا مرنے دو

اگر کسی کو لباس کی حاجت ہے تو اسے لباس سے محروم رہنے دو

www.novelsclubb.com

کیونکہ اسکا مذہب اسلام نہیں

ایسا ہر گز نہیں ہے ہمارے مذہب میں

بلکہ ہمارے مذہب میں انسانیت کو سب سے افضل درجہ دیا گیا

بھوکوں کو کھانا کھلاو ننگوں کو کپڑے پہناؤ اور ضرورت

مندوں کی ضرورت پوری کرو

بس اتنا ہی تو سبق ہوتا ہے ہمارا

منہا سلونی کو اپنے مذہب اسلام کی خوبصورتی بتاتی جا رہی تھی

جس کو سن کر سلونی پر سکون تھی اس کے جذبات اور اس کی روح نے اپنے آپ کو

ہر طرح سے منہا کی پر اثر باتوں کا اسیر کر لیا تھا

سلونی نے منہا کی طرف دیکھا اور مسکرا کر کہا یہ تو بہت پیارا مذہب ہے

جی ہاں منہا نے سلونی کی طرف دیکھ کر کہا

www.novelsclubb.com

لو اب یہ پانی پیو اور ریلکس ہو جاؤ

سلونی نے مسکراتے ہوے منہا کے ہاتھ سے پانی کی بوتل لے لی اور غٹ غٹ سارا

پانی پی گئ

اسے سخت پیاس کی شدت کی وجہ سے احساس نہیں ہوا کے اس نے سارا بوتل کا پانی ختم کر دیا ہے

بوتل منہ سے ہٹانے کے بعد اسے احساس ہوا تو وہ زرا شرمندہ ہوئی

شرمندگی سے منہا کی طرف دیکھنے لگی

منہا جو ابھی بھی اپنے نوٹس پڑھ رہی تھی

سلونی کی طرف دیکھا تو سوالیہ انداز سے سر ہلایا

کیا ہوا؟

سلونی نے شرمندگی سے ہاتھ میں پکڑی پانی کی بوتل کی طرف اشارہ کیا اور کہا کے

www.novelsclubb.com

سوری یار میں سارا پانی پی گئ

جس پر منہا مسکرائی اور سلونی کو تسلی دیتے ہوے کہا کوئی بات نہیں بہت اچھا کیا جو اپنی پیاس بجھالی

سلونی ہلکی سی ہنسی اور منہا کا شکریہ ادا کیا

منہا چلو میں اپنی کلاس میں چلتی ہوں

ویسے بھی آجکل سر اویس نے ہماری اچھی والی بینڈ بجائی ہوئی ہے

ہنستے ہوئے سلونی نے منہا سے اجازت لی

جس پر منہا نے اسے ہاتھ ملاتے ہوئے اسے جانے دیا

دروازے کی طرف بڑھتی ہوئی سلونی کو پیچھے آواز دیتے ہوے منہا نے روکا

سلونی روکو!

سنو!

www.novelsclubb.com

سلونی نے مڑ کر منہا کی طرف دیکھ کر کہا ہاں بولو۔

کلاس کے بعد کیفے میں ملتے ہیں لنچ ساتھ میں کرتے ہیں

منہا نے سلونی سے کہا

جس پر سلونی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے منہا کی بات کی تائید کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلا کر۔ کہا۔ اوکے ڈن

اوکے بائے کہتی ہوئی سلونی کلاس سے باہر چلی گئی

منہا اپنے نوٹس پڑھنے میں مصروف ہو گئی

www.novelsclubb.com